ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ

عکسی

قرآن مجید

مع ضمیمہ

مترجم

مولانا مقبول احمد صاحب

ملنے کا پتہ

نظامی پریس بکڈپو وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

ہندوستان

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ

لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

قرآن مجید مترجم

مقبول ترجمہ مع ضمیمہ

الحمد للہ

کہ ترجمۂ با محاورہ جس کی محبّان اہلبیتؑ کو مدّت سے آرزو تھی معہ فوائد تفسیری
مطابق مذہب اہلبیتؑ از مستفادات دقیقہ شناس رموز قرآنی متکلم و مناظر لاثانی
جناب مولانا مولوی حکیم سید **مقبول احمد** صاحب دہلوی اعلی اللہ مقامہ

(ملنے کا پتہ)

نظامی پریس بکڈپو، وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

اللّٰهَ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ○ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ

اور حساب لینے کو اللہ ہی کافی ہے۔ محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ

لیکن وہ خدا کے رسولؐ ہیں اور پیغمبروں کا خاتمہ۔ اور اللہ ہر چیز کا (پورا پورا)

عَلِيْمًا ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ○ وَّ

جاننے والا ہے۔ اے ایمان لانے والو! اللہ کی یاد بہت کچھ کیا کرو۔ اور

سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ○ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَ

اُس کی پاکی صبح و شام بیان کیا کرو۔ وہ وُہی ہے جو خود اور

مَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۗ وَكَانَ

اس کے فرشتے تم پر صلوات بھیجتے ہیں تاکہ وہ تم کو (کفر و نفاق کی) اندھیروں سے (ایمان کی) روشنی کی طرف نکال لائے۔ اور

بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ○ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ وَّاَعَدَّ

وہ مومنوں پر بہت ہی رحم کرنے والا ہے۔ جس دن یہ لوگ خدا سے ملیں گے سلام اُن کی اعلیٰ درجہ کی مدارات ہوگا۔ اور خدا تعالیٰ نے

لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ○ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ

اُن کے لئے بہت ہی اچھا اجر تیار کر رکھا ہے۔ اے نبیؐ ہم نے تم کو گواہ اور

مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ○ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ○

خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا۔ اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور روشنی پہنچانے والا چراغ بنا کر بھیجا ہے۔

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ○ وَلَا

اور مومنین کو یہ خوشخبری پہنچا دو کہ اللہ کی طرف سے اُن پر بہت بڑا فضل ہے۔ اور

تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۗ

کافروں اور منافقوں کی بات نہ مانو اور ان کو ایذا دینا چھوڑ دو اور اللہ پر بھروسہ کرو۔

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ

اور کارسازی کے لئے اللہ ہی کافی ہے۔ اے ایمان لانے والو! جس وقت تم نے ایمان والی عورتوں سے نکاح کیا

ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ

پھر قبل اس کے کہ تم نے ان سے مباشرت کی ہو اُن کو طلاق دے دی تو اُن کے ذمے تمہاری خاطر

مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا

کوئی عدّۃ نہیں ہے جسے وہ پورا کریں۔ پس تم اُن کو کچھ نفع پہنچا دو اور اُن کو نہایت خوبی سے

۵۱ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت زید ابن حارثہ کے بارے میں نازل ہوئی کہ قریش یہ کہتے تھے کہ محمدؐ ہم پر تو متبنّے کے بارے میں طعن کرتے ہیں اور خود زید کو متبنّے کر لیا ہے (پس خدائے تعالےٰ نے اُن کے اس قول کو رَدّ کر دیا) تفسیر صافی میں ہے کہ جناب رسول خداؐ کے چار بیٹے قاسم، طیب، طاہر اور ابراہیم ہوئے ہیں۔ اِس سے آیۃ کے عام معنی میں خلل پڑتا ہے۔ مگر ذرا غور و تامل سے وہ شک اس طرح رفع ہو سکتا ہے کہ ایک تو وہ رجال ہونے کی حد تک نہیں پہنچے تھے۔ دوسرے اگر اُس حد تک پہنچتے بھی تو وہ رِجَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ہوتے نہ کہ رِجَالِكُمْ اور اسی سبب سے آنحضرتؐ آئمۂ معصومین کے باپ ہیں کہ وہ سب حضرات رِجَالُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ہیں نہ کہ رِجَالُ النَّاسِ چنانچہ تفسیر مجمع البیان میں بطریق صحیح وارد ہوا ہے کہ آنحضرتؐ نے حسن مجتبےٰؑ کی نسبت فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سید ہے۔ نیز حسنین کے بارے میں فرمایا کہ میرے یہ دونوں بیٹے امام ہیں خواہ حصول خلافت کے لئے جنگ برپا کریں یا گھر بیٹھے رہیں۔ نیز فرمایا کہ ہر بیٹی کی اولاد اپنے اپنے باپ کی طرف منسوب ہوتی ہے مگر اولاد فاطمہؑ اس عموم سے مستثنےٰ ہے بحکم خدا اُن کا باپ میں ہوں ۱۲ ۵۲ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ تفسیر صافی میں ہے کہ ہر رسول اپنی امت کا باپ ہے لیکن اس حیثیت سے نہیں کہ اُمت کے لوگوں کی بیٹیاں یا مطلقہ عورتیں اس کے لئے نکاح میں لانی حرام ہوں بلکہ اس حیثیت سے کہ وہ ان کا خیرخواہ ہے۔ شفیق ہے اور ان پر اُس کی اطاعت و تعظیم واجب ہے۔ پس زید ابن حارثہ بھی داخل اُمت تھا ۱۲ ۵۳ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ تفسیر صافی میں ہے کہ اس کی قرأت دونوں طرح آئی ہے یعنی تا کو زبر بھی اور زیر بھی۔ المناقب میں جناب رسولِ خدا سے منقول ہے کہ یا علی میں خاتم الانبیاء ہوں اور تم خاتم الاولیاء۔ اور جناب امیرالمومنین نے فرمایا کہ جناب محمد مصطفےٰ پر ایک ہزار انبیاء کا خاتمہ ہوا ۱۲ باقی

ع ۵ ۲

نے فرمایا اوّل حضرت حوّاؑ کا نکاح حضرت آدمؑ کے ساتھ، دوسرے ام المومنین زینبؓ کا نکاح جناب رسولِ خدا کے ساتھ، تیسرے سیدۃ نساء العالمین جناب فاطمہ زہراؑ بنت جناب رسولِ خدا کا نکاح جناب سید الوصیین امیر المومنینؑ امام المتقین علی مرتضیٰؑ کے ساتھ۔ ۱۲

علی بن محمد بن جہم کہتے ہیں کہ میں ایک دن خلیفہ مامون کے دربار میں گیا وہاں جناب علی رضا علیہ السّلام بھی تشریف فرما تھے۔ مامون نے کہا یا ابن رسول اللہ! آپ کا یہی دعویٰ ہے کہ تمام انبیاء معصوم ہیں۔؟ حضرتؑ نے جواب دیا بیشک! پس مامون نے ان آیتوں کا مطلب پوچھا جو انبیاءؑ کی شان میں نازل ہوئی ہیں جن کا ہم موقع موقع سے ذکر چکے ہیں۔ اوران کا مطلب بھی حضرت کے ارشاد کے بموجب بتا چکے ہیں۔ مامون نے عرض کی یا ابن رسول اللہ! بیان فرمائیے کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے؟ وَ اِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِ اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ وَ اتَّقِ اللّٰہَ ط وَ تُخْفِیْ فِیْ نَفْسِکَ مَا اللّٰہُ مُبْدِیْہِ وَ تَخْشَی النَّاسَ وَ اللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰہُ ٥

امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ ایک دن جناب رسولِ خدا کو زید بن حارثہ سے کچھ کام تھا (وہ اس دن حاضر خدمت نہ ہوئے تھے) اس لئے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ خود زیدؓ کے مکان پر تشریف لے گئے ان کی زوجہ زینبؓ بنت جحش اس وقت غسل کر رہی تھی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَکِ (پاک ہے اللہ جس نے تم کو پیدا کیا ہے)۔ اس قول سے آنحضرتؐ کا مقصود یہ تھا جو لوگ فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں بناتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ (خدا تعالیٰ اس عیب سے بری اور پاک ہے۔ اس کی ذات تمام نقائص سے منزہ ہے) جس کے اولاد ہوتی ہے اسے طہارت اور غسل کی بھی احتیاج پڑتی ہے (حالانکہ خدا پاک و پاکیزہ ہے) جب زیدؓ اپنے مکان میں آئے تو زینبؓ نے یہ واقعہ بیان کیا اور آنحضرتؐ کے ارشاد سے زیدؓ کو اطلاع دی۔ زیدؓ نے کلام جناب رسولِ خدا کا مطلب نہ سمجھا اور یہ خیال کیا کہ جناب رسولِ خدا نے یہ کلمہ اس لئے فرمایا ہے کہ ان جنابؐ کو زینبؓ کی صورت اچھی معلوم ہوئی ہے پس وہ آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی چونکہ میری زوجہ کج خلق ہے میں اسے طلاق دینا چاہتا ہوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اے زیدؓ! تم اپنی زوجہ کو اپنے پاس رکھو اور خدا سے ڈرو حالانکہ خدا نے آنحضرتؐ کو ان کی ازواج کی تعداد سے اطلاع دے دی تھی اور یہ بھی جتا دیا تھا کہ یہ عورت (زینبؓ) بھی ان میں شامل ہوگی مگر یہ بات حضرتؐ نے اپنے دل میں رکھی زید پر ظاہر نہ کی۔ کیونکہ حضرتؐ کو اس بات کا اندیشہ تھا کہ اگر زیدؓ پر میں یہ ظاہر کر دوں گا کہ زینبؓ میری زوجہ ہونے والی ہے تو لوگ حضرتؐ پر عیب لگاتے کہ اپنے آزاد کردہ غلام سے جناب رسولِ خدا نے یہ کہہ دیا کہ تیری زوجہ عنقریب میری ازواج میں آجائے گی۔ پس خدا نے یہ آیت وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ الخ نازل فرمائی یعنی جبکہ تم اس سے جسکو خدا نے اسلام کی نعمت بخشی اور تم نے اسے آزاد کر کے اس پر احسان کر کے یہ کہہ رہے تھے کہ اپنی زوجہ کو اپنے پاس رکھو اور خدا سے ڈرو اور تم اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھے جسے خدا ظاہر کرنے والا تھا اور تم آدمیوں سے اندیشہ کرتے تھے حالانکہ خدا زیادہ مستحق ہے کہ تم اس سے ڈرا کرو۔ پھر زیدؓ نے زینبؓ کو طلاق دے دی۔ زینبؓ نے عدہ رکھا عدہ ختم ہونے کے بعد خدا تعالیٰ نے جناب رسولِ خدا کا زینبؓ کے ساتھ نکاح کر دیا اور قرآن میں یہ واقعہ نازل کیا اور پھر اپنے رسولؐ کو بھی جتلا دیا کہ عنقریب منافقین اس نکاح سے تم کو عیب لگائیں گے۔ پس خدا نے یہ آیت بھیجی۔ مَا کَانَ عَلَی النَّبِیِّ مِنْ حَرَجٍ فِیْمَا فَرَضَ اللّٰہُ لَہٗ ط۔ یہ جواب سن کر مامون بولا یا ابن رسول اللہ! خدا آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ آپ نے میرے دل کی گرہ کھول دی اور انبیاء اور اسلام کے بارے میں جو شک میرے دل میں تھا آپ نے دور فرما دیا۔

العیون میں یوں ہے کہ جناب امام علی رضا علیہ السّلام نے (مامون کے جواب میں) عصمتِ انبیاء کے متعلق فرمایا۔ اب رہا جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ کے بارے میں خدا تعالیٰ کا یہ قول کہ وَ تُخْفِیْ فِیْ نَفْسِکَ مَا اللّٰہُ مُبْدِیْہِ وَ تَخْشَی النَّاسَ ج وَ اللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰہُ ط اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو بتا دیا تھا کہ دنیا میں تمہاری اتنی بیویاں ہوں گی۔ اور ان کے یہ یہ نام ہوں گے اور آخرت میں اسی اسی نام کی باقی رہیں گی اور رہیں وہ سب کی سب امہاتِ مؤمنین ان میں سے ایک زوجہ زینب بنت جحش بھی ہوگی جو اس وقت زیدؓ بن حارثہ کے نکاح میں ہے۔ پس آنحضرتؐ نے زینبؓ کا نام اپنے دل میں پوشیدہ رکھا اور اس سبب کسی پر ظاہر نہیں کیا کہ منافقین یہ نہ کہیں کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلّم نے ایسی عورت کو اپنی زوجہ کہہ دیا جو دوسرے کے عقد میں ہے۔ پس ان کو منافقین کی باتیں بنانے کا اندیشہ ہوا۔ اسی کے بارے میں خدا تعالیٰ نے فرمایا وَ تَخْشَی النَّاسَ وَ اللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰہُ ٥ جس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے دل میں آدمیوں سے اندیشہ کرتے ہو حالانکہ خدا اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے ڈرا کرو۔ خداوند عالم نے بس تین نکاحوں کا اہتمام خود فرمایا ہے ایک حضرت آدمؑ علیہ السّلام کے نکاح کا حضرت حوّاؑ کے ساتھ۔ دوسرے زینبؓ بنت جحش کا جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کے ساتھ جیسا کہ فرماتا ہے۔ فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْھَا وَطَرًا زَوَّجْنٰکَھَا۔ تیسرے جناب سیدۃ کونین فاطمہ زہراؑ بنت رسولِ خدا کے نکاح کا جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السّلام کے ساتھ۔

صفحہ ۵۰۷ نوٹ ۳ | اور مجھ پر ایک ہزار اوصیاء کا مگر کسی کے فرائض ایسے سخت نہیں ہوئے جیسے کہ میرے۔ قول مترجم:- جناب رسولِ خدا کے اس قول کا کہ یا علیؑ تم خاتم الاولیاء ہو مطلب یہ ہے کہ پیغمبروں کے جانشینوں میں سے تم آخری ہو۔ کیونکہ آئندہ والے ولی کے جانشین ہوں گے نہ کہ نبی۔ اور جناب علیؑ مرتضیٰ کا یہ فرمانا کہ جناب رسولِ خدا ہزار نبیوں کا خاتمہ ہیں اس سے مراد وہ نبی ہیں جو کار رسالت پر بھی مامور ہوئے تھے خواہ ایک بستی کے لئے مامور ہوئے ہوں خواہ ایک قوم کے لئے خواہ تمام عالم کے لئے۔ ۱۲

صفحہ ۵۰۷ نوٹ ۴ | اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا ٥: کافی میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ تسبیح جناب فاطمہ زہراؑ اس ذکر کثیر میں داخل ہے جس کا خدا تعالیٰ نے اس آیت میں حکم دیا۔ ۱۲

کافی میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ ہر چیز کے لئے ایک حد مقرر ہے جس پر وہ ختم ہو جاتی ہے مگر ذکر خدا تعالیٰ کے لئے کوئی حد معیّن نہیں ہے (دیکھو!) خدا تعالیٰ نے جو باتیں واجب فرما دی ہیں جب بندہ ان کو ادا کر دیتا ہے تو یہی ان کی حد ہو گئی۔ مثلاً ماہ رمضان کے روزے خدا تعالیٰ نے واجب فرما دیئے ہیں پس جو اس مہینہ میں روزے رکھ لے گا تو ختم ماہ پر روزوں کی انتہا ہو جائے گی۔ خدا تعالیٰ نے حج واجب فرمایا ہے اب جو شخص مناسک حج بجا لائے گا حج پورا ہو جائے گا مگر ذکرِ خدا ایک ایسی چیز ہے جس کی کمی سے خدا راضی ہی نہیں ہوتا۔ اور نہ اس کے لئے کوئی حد معیّن فرمائی ہے (جس پر وہ ختم ہو جائے اس تقریر کا ماحصل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو ہر وقت یاد کرتے رہنا چاہیئے۔) پھر حضرتؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا ١٥ انہی جناب سے یہ بھی منقول ہے کہ فرمایا کہ جب ہمارے شیعہ خالی بیٹھے ہوا کریں تو خدا کو بکثرت یاد کیا کریں۔

تفسیر برہان میں ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ میرے پدر بزرگوار خدا کو بہت یاد کرتے تھے۔ چنانچہ جب میں ان جناب کے ہمراہ کہیں جاتا تو پدر

حق تالیف محفوظ ہے

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ

إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ۝ فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ ۝

قرآن مجید با ترجمہ

مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی دام فیوضہم

لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ

بسعیِ کارپردازانِ مقبول پریس دہلی طبع گردید

منشی سید ظفریاب علی جوہر پبلشر

وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا
اور تم لوگوں (کی بدگوئی) سے ڈرتے تھے حالانکہ اللہ اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ تم اُس سے ڈرا کرو پس جب زید

قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ
اُس سے اپنی حاجت پوری کر چکا تو ہم نے اُس عورت کو اس غرض سے تمہاری زوجیت میں دیدیا کہ مسلمانوں

عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا
کے لیے اُن کی متبنّے اولاد کی ازواج کے بارے میں جبکہ وہ اپنی حاجت پوری کر چکا کریں کوئی

قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝٣٧ مَا
روک ٹوک نہ رہے اور خدا کا حکم ہو کر رہا۔ نبی کے

كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ
لیے اُس بات میں جو اللہ نے واجب کر دی ہو کوئی روک نہیں ہے۔

سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ
خدا تعالیٰ کا قاعدہ اُن لوگوں میں جو پہلے گزر گئے ایک ہی چلا آتا ہے اور خدا کا حکم ایک حد پر

قَدَرًا مَّقْدُوْرًا ۝٣٨ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ
اندازہ کیا ہوا ہے۔ پیغمبر ایسے لوگ ہیں جو خدا کا حکم پہنچاتے ہیں

وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ
اور اُسی سے ڈرتے ہیں اور سوائے اللہ کے اور کسی سے نہیں ڈرتے۔ اور حساب لینے کو اللہ ہی

حَسِيْبًا ۝٣٩ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ
کافی ہے۔ محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ
لیکن وہ خدا کے رسول ہیں اور پیغمبروں کا خاتمہ۔ اور اللہ ہر چیز کا (پورا پورا)

شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝٤٠ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا
جاننے والا ہے۔ اے ایمان لانیوالو! اللہ کی یاد بہت کچھ